الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ھ

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ششماہی سہ ماہی

الفضل

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۳ | مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۵ء | یوم جمعہ | مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ | نمبر [illegible]

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو ہلکی سی کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ خاندان نبوت میں خدا کے فضل سے خیریت ہے۔

ہز اکسیلنسی گورنر پنجاب کی ملاقات کے لئے آج ۱۵ ستمبر ۱۹۲۵ء جناب چودھری نصر اللہ خانصاحب ناظر اعلیٰ۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر خارجہ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت بٹالہ تشریف لے گئے۔

منتظمین جلسہ انتظامات جلسہ میں سرگرمی سے کام لے رہے ہیں۔ اور جلسہ کی خاطر احباب آنے شروع ہو گئے ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

دمشق میں تبلیغ احمدیت

دروز اور فرانسیسیوں کے درمیان جنگ بدستور جاری ہے۔ دمشق کی حالت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ اردگرد عصابات اور ثوار پھر رہے ہیں۔ لوگوں کے چہروں پر پریشانی کے آثار ظاہر ہیں۔ امن کی حالت پیدا نہیں ہوئی۔ اہالیان دمشق پکار اُٹھے ہیں۔ کہ ایسی بلا دمشق پر کبھی نہیں آئی۔ ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھا۔ کہ اس وقت دمشق ایک ایسی مصیبت میں مُبتلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ بہت سے لوگ دمشق چھوڑ کر بیروت اور مصر چلے گئے ہیں۔ اس لئے موجودہ حالات میں زبانی تبلیغ کم ہوتی ہے۔ گذشتہ ہفتہ سے مکرمی شاہ صاحب نے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے لیکچر "احمدیت حقیقی اسلام ہے" کا عربی میں ترجمہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو تھوڑا تھوڑا کر کے اخباروں میں چھپنے کے لئے بھیجا جایا کریگا۔ اور علاوہ ازیں بلائے دمشق کا مضمون لکھا ہے جسمیں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی بلائے دمشق کا ذکر اور مسلمانوں کی حالت بیان کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس وقت تلوار نفع نہیں دے سکتی بلکہ یہ وقت دعا کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ جو خطبہ الہامیہ کے آخر میں ہے۔ اخبار "ابابیل" میں شائع کرا دیا گیا ہے۔

خاکسار روزانہ شہر میں جاتا ہے۔ شہر مکان سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں لوگوں سے ملکر سلسلہ کے متعلق گفتگو کرتا ہوں۔ اگرچہ یہاں کے لوگ پہلے ہی سے دینی مسائل سُننے کے عادی نہیں۔ پھر خصوصاً ان ایام میں جبکہ ہر ایک جگہ سیاسی مسائل کا ذکر ہوتا ہے۔ انکو دینی باتیں سنانا کوئین کسیچر کے ڈوز پلانا ہے۔ مگر الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ محنت ضائع نہیں کرتا۔ اس ہفتہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور نوجوان کو سلسلہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان کا نام حسن احمد ہے۔ ذہین ہے محنتی ہے۔ اپنے اندر تبلیغ کا جوش رکھتا ہے۔ جس دن احمدی ہوا۔ اسی دن اپنے والد اور اپنے بڑے بھائی کو بھی احمدیت میں داخل ہونے کے لئے کہا۔ اور اپنے دوستوں کو بھی احمدیت کی تبلیغ کی۔ احباب اس کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں

یہاں ایک مشہور ڈاکٹر ہیں۔ جن کا نام محمد طاہر ہے۔ ان کے پاس روزانہ قرآن مجید کے مشکل مقامات کی تفسیر بیان کرتا تھا۔ اب تو ابتدا سے بطور درس شروع کردیا ہے۔ ایک دن خیال آیا۔ کہ اللہ تعالٰے نے حضرت مسیح موعود ؑ کے ذریعہ سے تمام اعتراضات کو دور کردیا۔ جو اسلام پر کئے جاتے تھے۔ آریہ سماج اعتراض کرتی ہے۔ کہ قرآن مجید الہامی کتاب نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ یہ عربی زبان میں ہے۔ اور الہامی کتاب کسی قوم کی زبان میں نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر کسی قوم کی زبان میں ہو۔ تو اُسے سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ اس سے پکش پات (طرفداری) لازم آئیگی۔ اور قرآن مجید کو الہامی ماننے سے لازم آتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے عربوں کی رعایت کی کہ عربی میں قرآن اتارا جسکو وہ بغیر محنت کے سمجھ سکتے ہیں۔ بہ نسبت دوسرے ممالک کے رہنے والوں کے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہند میں بھیجکر ہندیوں کو عربوں کا استاد بنا دیا۔ تا آریہ سمجھ لیں۔ کہ قرآن کا فہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو دیا جاتا ہے۔ محض زبان پر موقوف نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا۔ پس اللہ تعالیٰ کے بندے ہی علم کتاب کے وارث ہوتے ہیں۔ چاہے وہ عرب سے ہوں۔ چاہے چین کے باشندے ہوں چاہے جاپان کے رہنے والے ہوں یا ہند کے۔ اللہ تعالیٰ کا ہند پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے انہیں مسیح موعودؑ کو بھیجا۔ جس نے آکر از سرِ نو قرآن مجید کا علم سکھایا۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور ایمان سے دلوں کو معمور کیا ۔

طالب دعا۔ خاکسار جلال الدین از دمشق معرفت طاہر تیر مدیر جریدہ المصور غرفہ رقم ۲۸ نیابتہ عابد ۲۰ر نومبر ۱۹۲۵ء

اخبار احمدیہ

تقرر سکرٹریان سیاسیہ

بخدمت امیران انجمن ہائے احمدیہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ نے اخبار میں ملاحظہ کیا ہوگا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے سلسلہ احمدیہ کے غیر اقوام اور حکومتِ وقت کے ساتھ سیاسی تعلقات کے متعلق خدمات سرانجام دینے کے واسطے ایک علیحدہ نظارت قائم کی ہے۔ جس کا نام فارین ڈیپارٹمنٹ یا نظارت امور خارجیہ رکھا گیا ہے۔ اور عاجز کو اس نظارت کا پہلا ناظر مقرر فرمایا ہے۔ اس کام کا چارج لے کر مجھے یہ ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ بڑے بڑے شہروں میں انجمنہائے احمدیہ کے عہدہ داروں میں ایک عہدہ دار بنام سکرٹری امور سیاسی مقرر ہو جس کا یہ فرض ہو۔ کہ مقامی حکام کے ساتھ اور غیر اقوام کی مقامی انجمنوں مثلاً ڈسٹرکٹ مسلم لیگ۔ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی۔ وغیرہ کے ساتھ ایسے تعلقات قائم رکھے۔ جن سے سلسلہ حقہ احمدیہ کے حقوق و مفاد کی نگہداشت ہوتی رہے۔ ان سکرٹریوں کی ایک فہرست دفتر ہذا میں محفوظ رہے۔ اور وہ اپنی ماہواری رپورٹ بھیجتے رہیں۔ اور دفتر نظارت کے ساتھ بذریعہ خط وکتابت تعلق قائم رکھیں۔

اس واسطے گذارش ہے۔ کہ امیران انجمن ہائے احمدیہ اپنی انجمنوں میں ایک ایسا عہدہ دار مقرر کرکے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ بعض دوست اب بھی اس قسم کے کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ چنانچہ مسٹر محمد زبیر صاحب لکھنؤ میں حکام کو مل کر سلسلہ کے حالات سناتے رہے ہیں۔ اور ضمناً تبلیغ بھی کرتے رہے ہیں۔

ایسے شخص کو اس کام پر مقرر کرنا چاہیئے۔ جو حکام اور لیڈران قوم سے ملنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ بہتر تو یہی ہے۔ کہ جو صاحب اس کام پر مقرر ہوں۔ ان کے سپرد اور کوئی کام نہ ہو۔ تاکہ وہ ایک کام کو پوری فرصت اور توجہ سے سرانجام دے سکیں۔ لیکن ضرورت کے سبب جائز ہے۔ کہ ایک ہی شخص دو محکموں کے متعلق سکرٹری بنایا جائے۔ والسلام

عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ ناظر امور خارجیہ قادیان

سالانہ جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقاتیں

پچھلے سال سالانہ جلسہ پر بعض احباب وقت کی تنگی کی وجہ سے حضرت اقدس سے ملاقات نہ کرسکے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی تھی۔ کہ ملاقاتیں دیر سے شروع ہوئی تھیں۔ اور اس وجہ سے وقت تھوڑا رہ گیا تھا اس دفعہ امید ہے کہ ۲۵ر تاریخ کو ملاقاتیں شروع ہو جائینگی۔ اس لئے احباب کی خدمت میں تاکید کے ساتھ گذارش کی جاتی ہے۔ کہ دارالامان پہونچتے ہی اپنے کمروں کے معاونین سے ملاقات کی درخواست کا فارم طلب کرکے فوراً اس کی خانہ پری کرکے دفتر ڈاک میں پہونچا دیں۔ ملاقات کی درخواست کا فارم ہر کمرہ کے معاونین کے پاس پہلے سے رکھا ہوگا ۔ والسلام

خاکسار عبد القدیر خادم ڈاک

کامیاب مباحثہ

تار بنام الفضل

۱۳ر دسمبر۔ سید پور۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ کل مولوی خلیل الرحمٰن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کی صداقت پر جو مباحثہ کیا۔ اس میں بڑی فتح حاصل ہوئی۔ اور سامعین پر اس کا اثر بہت ہی اچھا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اور جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سے عرض ہے۔ کہ اس علاقہ کی طرف اپنی خاص توجہ مبذول فرمائیں۔ اور دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مزید کامیابی عطا فرمادے۔

ایک اور کامیاب مباحثہ

موضع پرجیاں ضلع جالندھر میں مورخہ ۱۵ و ۱۶ر نومبر کو مابین احمدیان و غیر احمدیان زبردست مباحثہ ہوا۔ احمدیوں کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل مباحث تھے۔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی عبدالرحیم شاہ مدمقابل تھا۔

احمدیوں کو اس مباحثہ میں بیّن طور پر کامیابی حاصل ہوئی۔ غیر احمدی اب اپنی شکست چھپانے کے لئے یہ مشہور کررہے ہیں کہ موضع پرجیاں کے احمدیوں نے توبہ کرلی ہے۔ یہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ اور غیر احمدیوں کی روسیاہی کا نمونہ ہے۔ تمام احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے ایمانوں پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں۔

والسلام۔ احمد بخش مدرس احمدی میانوال راعیاں

دعائے مغفرت

میرا پیارا بھائی چودھری رحمت خاں سکنہ گلگرالی ضلع گجرات طویل علالت کے بعد سوموار ۳۰ نومبر کو بوقت ظہر اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔ مرحوم مخلص احمدی تھا۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۲۵ سال کے قریب۔ زندہ دل اور صفائی پسند انسان تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اس کو اپنی رحمت کے سایہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا قرب بخش کر ہمیشہ ہمیش کی ترقیات کا وارث کرے۔ آمین۔ خاکسار فضل احمد اے ڈی۔ آئی سکولز مری

جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء پر تشریف لانے والے احباب کی خدمت میں گذارش

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء اب بالکل قریب آگیا ہے۔ بڑے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو اس میں شمولیت کا موقعہ ملے گا۔ میں چونکہ جلسہ سالانہ کے انتظام کا ذمہ دار ہوں۔ اس لئے چند باتیں آنے والے دوستوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ (۱) جو صاحب تشریف لائیں وہ موسم سرما کے لئے ضروری پارچات کافی طور پر لائیں۔ قادیان میں کافی سردی پڑتی ہے (۲) عورتوں کے ٹھہرانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے مکانات میں انتظام کیا جاتا ہے۔ اور ہر دو خاندانوں کی بیگمات مہمان عورتوں کی مہمان نوازی کرتی ہیں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ حتی الوسع الگ مکان کے خواہشمند نہ ہوں۔ بلکہ عورتوں کو عورتوں میں اتاریں۔ اور مرد مردوں میں ٹھہریں۔ (۳) امرتسر سٹیشن پر بابو فقیر علی صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر کی ڈیوٹی مقرر کی گئی ہے وہ آپ کو امرتسر ملیں گے۔ اور امید ہے کہ ان کے وجود سے امرتسر سٹیشن پر آپ کو ہر قسم کی سہولتیں میسر ہوں گی۔ (۴) بٹالہ سٹیشن پر علاوہ استقبالی کمیٹی کے بابو رحمت اللہ صاحب احمدی جو آج کل ریلیونگ سٹیشن ماسٹر کے طور پر کام کررہے ہیں۔ آپ کو ملیں گے اور امید کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۲۵ء

دمشق کے متعلق پیشگوئیاں

(از جناب مولوی کرم داد صاحب دو لمیال)

یرمیاہ باب ۴۹ آیت ۲۴ میں دمشق کے متعلق حسب ذیل پیشگوئی درج ہے:-

"یہ کیونکر ہوا کہ وہ تعریفی شہر میرا شادمان شہر نہیں بچا - سو اس کے جوان بازاروں میں گر جائینگے - اور سارے جنگی مرد اس دن کاٹ ڈالے جائینگے - رب الافواج کہتا ہے اور میں دمشق کی شہر پناہ میں آگ بھڑکاؤں گا - کہ وہ بن ہدد کے محلوں کو بھسم کرے"

آجکل دمشق کی یہی حالت ہے - پیشگوئی کے مطابق اس کے جوان بازاروں میں گرے پڑے ہیں "اس دن" کا مصداق یہی زمانہ ہے جبکہ جنگی مرد اسقدر کاٹ ڈالے گئے - جس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں ملتی - اسی باب کی آیت ۱۳ و ۱۴ میں بصرہ کے متعلق جو خبر دی گئی وہ بھی اسی زمانہ میں حرف بحرف پوری ہو چکی ہے - ذرہ اس پیشگوئی کو بھی پڑھ لیجئے - تاکہ "اس دن" کا مطلب اور بھی واضح ہو جائے -

"میں نے خداوند سے ایک افواہ سنی ہے - بلکہ ایک ایلچی یہ کہنے کو قوموں کے درمیان بھیجا گیا - کہ تم جمع ہو اور اس پہ جا پڑو اور لڑائی پہ چڑھو"

اب بتایئے اس سے پہلے کب اس طرح تمام قوموں کو جمع کر کے بصرہ کی طرف بھیجا گیا - جس طرح گذشتہ جنگ عظیم میں مسلمان عیسائی - ہندو - سکھ وغیرہ اقوام کو بصرہ کی طرف جمع کیا گیا - حدیث شریف میں بھی بصرہ کے متعلق لکھا ہے - فَاِنَّہٗ یَکُوْنُ بِھَا خسف وقذف ورجف (مشکوٰۃ) کہ بصرہ کی سرزمین میں خسف قذف کا عذاب ظاہر ہو گا - دوسری جگہ آیا ہے - کانی بالبصرۃ کانھا نعامۃ جاثمۃ (حجج الکرامہ) مرغ جب زمین کرید کر چھاتی کے بل بیٹھتا ہے - تو اسکو جثم کہتے ہیں - بصرہ میں زمین کھود کر جو مورچے بنائے گئے وہ دنیا جانتی ہے - حجج الکرامہ میں بصرہ کی پیشگوئی کے ساتھ شام کے بارے میں جو پیشگوئی ہے وہ اس طرح ہے - عن الاوزاعی اذا دخل اصحاب الرایات الصفر مصر فلتحفر اھل الشام اسرابا تحت الارض وعن کعب علامۃ خروج المھدی الویۃ تقبل ..... فاذا ظھر اھل المغرب علی مصر فبطن الارض یومئذ خیر لاھل الشام ص ۳۶۳ یعنی مغرب والے مصر پر غالب ہو جائینگے تو اس وقت شام والوں کی خیر نہیں - انکو چاہیئے کہ وہ زمین کے اندر اپنی جگہ بنالیں - کعب سے روایت ہے کہ ایسا ہونا آمد مہدی کی علامت ہے - چونکہ اب اہل شام پر وہ وقت آیا ہوا ہے - اس لئے اس تباہی کے بعد وہاں انشاء اللہ احمدی سلسلہ کو ترقی ہوگی -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے - بلاد دمشق - سترک سری (بدر جلد ۶ نمبر ۱۵) حضرت اقدس کا آنا ایک بھید کے رنگ میں ہوا - بظاہر عیسیٰ اور دمشق کا نام لیا گیا - مگر آنے والا امت محمدیہ سے قادیان دارالامان میں ظاہر ہوا - یہ ایک سر الٰہی تھا - اس لئے دمشق کی اس تباہی اور بربادی نے مسیح موعودؑ کے انتظار میں دمشق کی طرف دیکھنے والوں کو سمجھا دیا کہ یہ وہ دمشق نہیں جسکی نسبت حدیث شریف میں آتا ہے - کہ خدا کا مسیح وہاں اتریگا - واقعات نے آج اس بات کو ثابت کر دیا - کہ بہت سی ایسی روایات ہیں - جن میں بظاہر نام تو شام - دمشق وغیرہ کا لیا گیا - مگر مراد قادیان تھی - چار پانچ روائتیں اس قسم کی آگے درج ہیں -

حضرت اقدس کا ایک خواب اس موقعہ پر بیان کیا جاتا ہے

"۶ر اپریل ۱۹۰۵ء آج اسی وقت میں نے خواب دیکھا ہے - کہ کسی ابتلاء میں پڑا ہوں - اور میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا - اور جو شخص سرکاری طور پر مجھ سے مواخذہ کرتا ہے - میں نے اس کو کہا کیا مجھکو قید کریں گے یا قتل کریں گے - اس نے کچھ ایسا کہا کہ انتظام یہ ہوا ہے کہ گرایا جائے گا - میں نے کہا میں اپنے خداوند جل شانہ کے تصرف میں ہوں - جہاں مجھکو بٹھائیگا بیٹھ جاؤں گا - اور جہاں مجھکو کھڑا کریگا کھڑا ہو جاؤں گا - اور یہ الہام ہوا یدعون لک ابدال الشام و عباد اللہ من العرب (ترجمہ) تیرے لئے ابدال شام دعا کرتے ہیں - اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں - خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے - اور کب - اور کیونکر اس کا ظہور ہو"

واقعہ نے جو اس خواب کی تعبیر بیان کی - وہ یہ ہے کہ شام کے ملک میں جانے والے حضرت مسیح موعودؑ کے خدام کو جو ابتلا درپیش ہے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں - وہ لکھتے ہیں "اپنے محبوب کی راہ میں اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر رکھ کر فتنہ انگیزی کا جرأت سے مقابلہ کیا جائے - اس کی بھی توفیق مل رہی ہے"

وہاں کے مسلمانوں کی حالت اور مولویوں کے سلوک کو دیکھ کر بے چاروں کو سوائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے کے اور کوئی چارہ نہیں - سلسلہ کے ٹریکٹ کو سرکاری طور پر روک کر حضرت اقدسؑ کے گرانے کا انتظام کیا - کہ کہیں وہاں آپ کا سلسلہ کھڑا نہ ہو جائے - لیکن انکو کیا معلوم کہ آسمان میں یہ انتظام ہو چکا ہے - کہ جس شہر میں یہ اپنے خیالی مسیح کو اتارنا چاہتے ہیں اس شہر ہی کو گرایا جائے گا - اور پھر خداوند جل شانہ اس کو از سرنو آباد کر کے وہاں حضور کو کھڑا کر دیگا - یعنی آپ کا سلسلہ قائم ہو گا - جیسے دیکھکر ہر کس و ناکس کے منہ سے بالعموم اور خواص و ابدال کے منہ سے بالخصوص اس کے لئے اور اس کے کاموں کے لئے اور اس کے احسانوں کے لئے دعائیں نکلیں گی"

حدیث شریف میں ہے - عن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رئیت عمودا من نور خرج من تحت راسی ساطعا حتّٰی استقر بالشام (مشکوٰۃ) جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں - کہ دیکھا میں نے ایک ستون نور سے جو میرے سر کے نیچے سے نکلا - درحالیکہ چمکتا ہوا یہاں تک کہ شام میں قرار پکڑا - اعمال باب ۹ - ۳ و باب ۲۲ - ۶ میں ہے - کہ ساؤل دمشق کے پاس آسمان سے نور اترتا دیکھ کر گر پڑا - سو عیسائی مذہب دمشق میں آنحضرت صلعم کے نور کو جو مسیح موعودؑ کے رنگ میں ظاہر ہوا دیکھکر گر پڑیگا - کیونکہ خداوند قدیر میں یہ انتظام ہو چکا ہے - کہ اب اسکو گرایا جائیگا - ساؤل تین دن نابینا رہا - (دیکھو اعمال باب ۹ - ۹) عیسائی مذہب کی تاریکی کا زور تین صدیوں تک (بعد ہزار سال ہجری) مقدر تھا اب چودھویں صدی کے نور کا زمانہ ہے - لکھا ہے - عیسائی مذہب کے مقابلہ میں اسلام کو چوتھے دن فتح نصیب ہوگی - (فاذا کان یومُ الرابع جند الیھم بقیۃ اھل الاسلام فیجعل اللہ الدبرۃ علیھم (مسلم) دجال کے تین زلزلے جن میں بعض منافقین اسلام کو چھوڑ کر دجال کے ساتھ مل جائیں گے - (فترجف المدینۃ باھلھا ثلٰث رجفات فلا یبقی منافق ولا منافقۃ الا خرج الیہ - ابن ماجہ) یا دجال کا تین سال قحط جس میں لا الٰہ الا اللہ کی غذا کے سوا دوسری کوئی چیز مومن کو زندہ نہ رکھ سکیگی - (ثلاث سنوات شدید ..... قیل فما یعیش الناس فی ذالک الزمان قال التھلیل - ابن ماجہ) یا یاجوج ماجوج کے کفر و شرک کی بدبو جسکو ریح یمانیہ (نبوت مسیح موعودؑ) تین دن کے بعد دور کر یگی - اور ان کی سڑی لاشوں کو معرفت اور توحید الٰہی کے سمندر میں ڈبو دیگی - (فیبعث اللہ ریحا یمانیۃ ..... ویکشف ما بھم بعد ثلاث وقذفت جیفتھم فی البحر حجج الکرامہ ص ۳۴۳)

ان سب روایات میں تین کا عدد تین خدا ماننے والوں کے غلط اور فاسد عقیدہ کی ترقی کی مدت بتا رہا ہے - جو ہزار سال ہجری

کے بعد تین صدیوں کا زمانہ ہے۔ اس لئے بموجب حکم آیت ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ کے چودہویں صدی میں خدا تعالےٰ نے کاسر صلیب کو مبعوث فرمایا۔ اب ہم ذیل میں واقعات کے رو سے قادیان کے دمشق اور شام ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اور یہ ثبوت دلیل ہے اس بات کی کہ دمشق اور شام میں احمدی سلسلہ انشاء اللہ ترقی پذیر ہوگا ۔

(اول) حجج الکرامہ صفحہ ۳۷۵ میں ہے:۔

" در روایت نعیم بن حماد از ابن مسعود مرفوعاً آمدہ کہ باشد میان مسلمانان و روم ہدنہ و صلح .... پستر روم غزا کنند ہمراہ مسلمانان فارس را مقاتلان آنہا را بکشند و ذراری را اسیر نمایند.... روم گویند و ذراری اسلام را..... ہم قسمت کنید مسلمانان گویند ذراری مسلمین را مقاسمہ نمیکنیم .... (ابن ماجہ کی حدیث میں ہے۔ ستصالحکم الروم صلحا امنا.... فیرفع رجل من اهل الصلیب الصلیب فیقول غلب الصلیب فیغضب رجل من المسلمین فیقوم الیہ فیدقہ فعند ذالک تغدر الروم جب نصاریٰ کی طرف سے غلب الصلیب کی آواز آئیگی۔ تو اس وقت مسلمانوں سے ایک شخص اٹھکر سولی کو توڑ دیگا۔ تب یہ صلح ٹوٹ جائے گی اور مسلمان سب دمشق میں جمع ہونگے۔) ابن مسعود گفتہ گفتم دمشق چقدر مسلماناں را گنجائش کند فرمود والذی نفسی بیدہ واسع شود برکسے کہ بیاید اور از مسلماناں چنانکہ وسعت میکند رحم بر ولد.... ذراری مسلمین در اعلائے معتق باشد. مسلمانان بر نہرے بیایند.... و مشرکان بر نہر دیگر.... و آں نہر سیاہ است"۔

واقعہ نے جو اس کا مطلب سمجھایا۔ وہ یہ کہ جب مسلمان حضرت عیسیٰؑ کی نسبت بعض باتوں میں عیسائیوں کے بالکل قریب بلکہ ان کے ساتھ مل گئے۔ تو اس صلح اور ملاپ کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے بال بچے عیسائی ہونے لگے۔ آخر وہ وقت آیا کہ مسلمانوں سے ایک شخص یعنی مہدی معہود نے غلب الصلیب کی آواز سنکر سولی کو یعنی صلیبی مذہب کو دلائل کے ساتھ توڑ دیا۔ اور صلیب پرستوں کو باواز بلند سنا دیا۔ لانقاسمکم ذراری المسلمین۔ کہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ تم اپنے حملوں سے مسلمانوں کی اولاد کو شکار کرسکو۔ اس لئے مخالفین نہر سیاہ پر جمع ہوکر لڑنے لگے۔ یعنی قلمی جنگ شروع ہوگئی۔

اس روایت میں جناب مخبر صادق صلعم کا دمشق کو رحم کے ساتھ تشبیہ دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ جسطرح بچہ رحم کے اندر پرورش پاکر پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح آخری زمانہ میں فتنہ دجال کے وقت دمشق یعنی قادیان میں ایک نبی کے مبعوث ہونے سے اسلام از سر نو پیدا ہوکر دنیا میں پھیلے گا۔ اور اس کے ماننے والوں میں ایک رحم سے پیدا ہونے والی اولاد کی طرح باہم محبت اور الفت ہوگی۔ اور تمام روئے زمین کے مسلمانوں کے واسطے قادیان کی بستی پرورش اور روحانی فیوض کے لحاظ سے بمنزلہ اُمّ کے سمجھی جائے گی۔ یہ جو فرمایا۔ مسلمانوں کی اولاد اس وقت معتق پہاڑ کی چوٹی پر پناہ گزیں ہوگی۔ جو ایک نہر پر واقع ہے۔ اسمیں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی طرف اشارہ ہے۔ جس کو نبوت و الہام کی نہر کیوجہ سے وہ شرف اور بزرگی حاصل ہے۔ کہ اس تعلیم کو حاصل کرنے والی مسلمانوں کی اولاد کو مخالفین اسلام کے حملوں سے کوئی خوف اور ڈر نہیں۔ آخری زمانہ میں مسلمانوں کی اولاد میں دجالی فتنہ کے بڑھنے کا بہت خطرہ ہوگا۔ چنانچہ صحیح مسلم میں آیا ہے قد علقوا سیوفهم بالزیتون اذ صاح فیهم الشیطان ان المسیح قد خلفهم فی اهلکم فیخرجون و ذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج (مسلم) دوسری روایت میں ہے ان الدجال قد خلفهم فی ذراریهم یعنی مسلمان اپنی فتوحات کے بعد اپنے ہتھیار زیتون کے ساتھ لٹکائے ہوئے ہونگے۔ کہ ناگاہ ان میں شیطان آواز دیگا۔ کہ دجال تمہارے پیچھے تمہاری اولاد میں فتنہ ڈال رہا ہے۔ پس اس آواز کو سنکر نکلیں گے۔ اور یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ جب شام میں آئیں گے۔ دجال نکلے گا۔

تشریح مطابق واقعہ۔ پہلے زمانہ میں مسلمانوں نے قسطنطنیہ کو فتح کیا۔ اور دور دور ممالک میں اسلام کو پہنچایا۔ مگر جس وقت سے اپنے ہتھیار زیتون کے ساتھ لٹکا کر بیٹھ رہے۔ یعنی قرآنی دلائل سے دشمنوں کے مقابلہ میں کام لینا چھوڑ دیا۔ اس خیال پر کہ مسیح بنی اسرائیلی جسکا زیتون کے پاس ظہور ہوا ہی دوبارہ آکر ان کی مدد کریگا۔ اس وقت سے مسلمانوں کی اولاد خطرہ میں پڑ گئی۔ اور شیطان کو موقعہ مل گیا۔ کہ خیر خواہ بن کر مسلمانوں کی اولاد کو گمراہ اور بیدین بنائے۔ چنانچہ مسلمانوں ہی سے بعض نے دنیوی علوم اور موجودہ زمانہ کے فلسفہ سے ناواقفیت کو فتنہ دجال سمجھکر آسمانی مدد سے نہیں۔ بلکہ اپنی ناقص عقل کے بھروسہ پر مسلمانوں کی اولاد کو سنبھالنا چاہا۔ اور ان کی بہتری اس بات میں نظر آئی کہ وحی۔ الہام۔ دعا۔ معجزہ سے انکار کرکے اس اسلام ہی کو چھوڑا جائے۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے۔ اسواسطے فرمایا وذالک باطل۔ شام ہاں وہ شام جہاں بموجب حدیث۔ ثم تصرف الملائکۃ وجہہ قبل الشام هنالک یهلک (متفق علیہ) کے مظہر ابلیس کا کام تمام ہونا لکھا ہے۔ وہاں پہنچنے والے مسلمان خوب جانتے ہیں۔ کہ فتنہ دجال کیا چیز ہے۔ اور اس سے اولاد کو محفوظ رکھنے کا کیا طریق ہے۔ جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مہدی معہود کی جماعت سے چند آدمی اس غرض کے لئے کہ اسلام اور ذریت اہل اسلام کو کس طرح دجالی حملوں سے بچایا جائے۔ سفر اختیار کریں گے۔ (فیبعثون عشر فوارس طلیعۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.... هم خیر فوارس .... علی ظهر الارض یومئذ (مسلم) کہ دس سوار بھیجیں گے۔ تاکہ دشمن کے حال سے مطلع ہوں۔ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا۔ وہ اس دن روئے زمین پر بہترین سواروں سے ہونگے۔ یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ کے رفقاء کے پچھلے سال کے سفر سے روز روشن کی طرح پوری ہوچکی ہے ۔

بصورت نہ ماننے اس تشریح کے جو ہم نے اوپر بیان کی یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ فتح قسطنطنیہ کے بعد جسوقت مسلمان غنیمت کا مال تقسیم کر رہے ہونگے۔ اس شیطانی آواز کو سنکر کوئی اُف تک نہ کریگا۔ کیا مہدی کی جماعت میں ان احادیث سے جن کو سینکڑوں اور ہزاروں مسلمان روزانہ پڑھتے ہیں۔ کوئی واقف نہ ہوگا۔ جو اٹھکر سنائے۔ کہ او مسلمانو! لوٹ میں مشغول رہو۔ یہ وہی قسطنطنیہ ہے۔ جس کی فتح کا تم کو وعدہ دیا گیا۔ زیتون کا درخت تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔ جس کے ساتھ تمہاری تلواریں لٹکی ہوئی ہیں۔ یہ شیطانی آواز ہے۔ جو تم درس حدیث میں پڑھا اور سنا کرتے تھے۔ اسے سنکر لوٹ کے مال کو مت چھوڑو۔ اس اعتراض کا کوئی جواب نہیں۔ اصل حقیقت کو واقعہ نے سمجھا دیا ۔

معاصر "فاروق" کے یادگار نمبر

معزز معاصر فاروق نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۶ر مارچ کا پرچہ پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار میں ۱۳ر مارچ کا پرچہ خلافت ثانیہ کے شروع ہونے کی تقریب میں۔ اور ۲۷ر مئی کا پرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کی یادگار میں خاص نمبر شائع کئے جائیں گے۔ یہ تجویز بہت مبارک اور قابل تعریف ہے۔ اور اس طرح سلسلہ کی تائید اور صداقت پر بہت عمدہ مصالحہ جمع ہوسکتا ہے۔ جس سے تبلیغ کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے لیکن صاف ظاہر ہے۔ کہ اس میں کامیابی اسی وقت ہوسکتی ہے۔ جب ایک طرف تو جماعت کے اہل قلم اصحاب ان نمبروں کے متعلق مضامین لکھیں۔ اور دوسری طرف احمدی اصحاب ان کی اشاعت کی طرف توجہ فرمائیں۔ ہمارے نزدیک ہر ایک نمبر کم از کم دس ہزار شائع ہونا چاہیئے۔ احباب کو ابھی سے اس بارے میں کوشش شروع کردینی چاہیئے۔ اور خریداری کی درخواستیں اور مضامین دفتر فاروق میں ارسال کرنے چاہئیں تاکہ جماعت کی شان کے مطابق یہ نمبر تیار ہوسکیں ۔

تعدد ازدواج اور اخبار تنظیم

معاصر "تنظیم" نے مسئلہ تعدد ازدواج پر اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ مسلمان ایک سے زائد بیویاں کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی اشد ضرورت ہو۔ اور وہ بھی اس صورت میں کہ وہ پورا انصاف رکھ سکے۔ جو نہیں رکھا جا سکتا" جس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ اسلام نے تعدد ازدواج کی اجازت ایسی شرط کے ساتھ دی ہے۔ جو کوئی انسان پوری نہیں کر سکتا۔ اس لئے اسلام میں بھی تعدد ازدواج جائز نہیں۔ اس کے متعلق ہم نے بتایا تھا۔

"تعدد ازدواج کا مسئلہ ایسا مسئلہ ہے۔ جس پر بڑے بڑے بزرگ اور خدا رسیدہ انسان عمل کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی کر سکتے ہیں۔ پس یہ کہنا غلط ہے۔ کہ تعدد ازدواج میں جس عدل کا حکم ہے۔ وہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ وہ آسان کام نہیں۔ اس کے لئے بڑی ہمت بڑی کوشش اور بڑے حوصلہ کی ضرورت ہے۔ اور سب سے بڑھ کر خوف خدا کی"

ہمارے ان الفاظ پر معاصر موصوف دریافت کرتا ہے:-

"یہ ہمت کوشش اور حوصلہ اور سب سے بڑھ کر خوف خدا اگر اس زمانہ میں کہیں ہمارے معاصر کو نظر آیا ہے۔ تو وہ بتائے۔ محض عقیدت مندی اور بات ہے"

ان الفاظ سے اتنا تو معلوم ہو گیا۔ کہ تنظیم نے اپنے پہلے بیان میں اس قدر تغیر کر لیا ہے۔ کہ گذشتہ زمانہ میں جن بزرگوں نے تعدد ازدواج پر عمل کیا وہ پورا انصاف رکھ سکتے تھے ہاں موجودہ زمانہ میں یہ نہیں رکھا جا سکتا۔ اسی لئے وہ "اس زمانہ" کی کوئی مثال طلب کرتا ہے۔

اب ہم اگر جماعت احمدیہ میں سے اس کا ثبوت دیں۔ تو اسے محض "عقیدت مندی" سمجھا جائے گا۔ اور دوسرے مسلمانوں میں اس کی مثال ملنا محال ہے۔ کیونکہ جب وہ اسلام کے اور حکموں کو پس پشت ڈال چکے ہیں تو اس پر کہاں کاربند ہو سکتے تھے۔ لیکن کیا "اس زمانہ" میں اس مثال کا ہم سے مطالبہ کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ معاصر تنظیم کے نزدیک اسلام کے اس حکم پر موجودہ زمانہ میں عمل کرنا محال ہو گیا ہے۔ اور کیا اس طرح وہ اسلام کو زمانہ حال میں ناقابل عمل مذہب ثابت کرنا چاہتا ہے۔ ہمارے نزدیک اسلام اب بھی اسی طرح قابل عمل ہے۔ جس طرح پہلے تھا۔ اور ہم اسلام کے ہر حکم کی صداقت میں قولی اور فعلی شہادت پیش کر سکتے ہیں۔ معاصر تنظیم بھی اگر اسلام کے متعلق یہی عقیدہ رکھتا ہے۔ تو اسے یہ کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اس زمانہ میں تعدد ازدواج کے متعلق جو اسلام نے شرط لگائی ہے۔ اسے کوئی پورا نہیں کر سکتا۔ اگر وہ اپنی کوتہ بینی کی وجہ سے ایسے وجود نہیں دیکھ سکتا۔ جو اس شرط کو اس زمانہ میں بھی پورا کر رہے ہیں۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اسلام پر اس وجہ سے الزام نہیں آ سکتا۔

زیر الزام کون ہے

آریہ سماج کے جلسوں کا ذکر کرتا ہوا "زمیندار" (۹ دسمبر) لکھتا ہے:-

"پچھلے دنوں لاہور میں آریہ سماج کی دونوں شاخوں کے سالانہ جلسے منعقد ہوئے اور متحدہ اجلاس بھی ہوا۔ آج ملاپ لکھ رہا ہے۔ کہ دونوں جلسوں میں تقریباً دو لاکھ کے قریب چندہ جمع ہوا۔ اولوالعزم قوموں کے یہی طریقے ہوا کرتے ہیں۔ کیا مسلمان بھی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آج تک انکے کسی جلسہ میں بھی اتنا روپیہ فراہم ہوا ہے۔ مجلس خلافت مدینۃ الرسول کے بے خانماں باشندوں کی امداد کیلئے دست سوال دراز کرتی ہے تو مسلمان خوش بیٹھے ہیں۔ جمعیت دعوۃ و تبلیغ پانگھاٹ میں خدا کا دین پھیلانے کیلئے سرمایہ جمع کرنا چاہتی ہے۔ تو مسلمان تیار نہیں ہوتے۔ ندوۃ العلماء کو روپیہ نہیں ملتا۔ انجمن حمایت اسلام کے جلسہ کی کامیابی بھی مشتبہ ہی نظر آ رہی ہے آخر مسلمان خود ہی بتائیں۔ کہ اس حالت میں ان کا انجام کیا ہو گا"

ہمارے نزدیک اسبارے میں عام مسلمان اسقدر زیر الزام نہیں جس قدر وہ لوگ جو مسلمانوں کے لیڈر بنکر انکی جیبیں خالی کرتے ہیں۔ کیونکہ کوئی ایک بھی فنڈ اور چندہ ایسا نہیں جسے فراہم کرنیوالوں نے دیانتداری اور ایمانداری سے صرف کیا ہو۔

چودھویں صدی کے مولوی

۱۱ دسمبر کے "الفضل" میں مولویوں کے دو اخباروں کی تحریروں کے اقتباس جو ان کے ایک دوسرے مولوی کے متعلق تھے۔ اور جو نہایت فحش اور گندے تھے درج ہوئے ہیں۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس قسم کی ناپاک تحریروں سے "الفضل" کے صفحات کو پاک رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس لئے آئندہ چودھویں صدی کے مولویوں کی عبرتناک حالت پیش کرنے کے لئے ان کی اپنی تحریروں کے اقتباس بھی درج کرنے میں بہت احتیاط کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

وہ مولوی صاحبان جو سلسلہ احمدیہ کے خلاف بدزبانی کرتے ہوئے شرافت اور تہذیب کو بالائے طاق رکھ کر حد درجہ کی فحش نویسی پر اتر آتے ہیں۔ انہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ "الفضل" کو تو امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولویوں کی ایسی تحریریں نقل کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ جو تہذیب سے گری ہوئی ہوں۔ چہ جائیکہ "الفضل" اپنی طرف سے مولوی صاحبان کو اس رنگ میں جواب دے۔ جو ان کی اپنی تحریروں میں پایا جاتا ہے۔

اخبار سیاست (۱۳ نومبر) رقمطراز ہے:-

"جناب عزیز "دہلی کے مولوی کی ناگفتہ بہ حالت" کے عنوان سے لکھتے ہیں۔ کہ اڈیٹر الجمعیۃ (ناظم جمعیۃ العلما) دہلی کے مولوی احمد سعید صاحب جو کہ مشہور مولوی اور چرب زبان ہیں۔ ان کی اب یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ وظیفہ پڑھیں۔ تاش کھیلتے ہیں۔ کیونکہ نظام حیدر آباد سے ان کو وظیفہ ملتا ہے۔ جو چھبیس روپے کی باقی ہے۔ وہ اس ذریعہ سے کمائیں"

اگر یہ درست ہے۔ تو میں مولوی صاحب موصوف سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ اس شغل بے کاری کو ترک کر دیں۔ کیونکہ ایک عالم دین ناظم جمعیۃ العلماء اور تاش بازی کا کوئی جوڑ نظر نہیں آتا۔ خواہ یہ چودھویں صدی میں ہی ہو۔ اور وہ کام اختیار کریں جو ایک عالم کی شان کے شایاں ہو۔ اور جس میں دین و دنیا دونوں ...

آج کل کے علماء نے بے اصولے پن کی وجہ سے اپنی جو پوزیشن بنائی ہے۔ اس کا ذکر کرتا ہوا اخبار تنظیم (۸ نومبر) لکھتا ہے:-

"آج ہر ایک چیز مذہب ہے۔ اور کوئی چیز بھی مذہب نہیں۔ اگر علماء چاہیں۔ تو ہر ناجائز امر جائز ہو جاتا ہے اور اگر وہ پسند کریں۔ تو کوئی جائز امر بھی جائز نہیں رہتا آج ایک فتویٰ دیا جاتا ہے۔ کل اس کی تردید ہو جاتی ہے"

یہ امر کافی سے بڑھ کر اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ علماء نہ صرف اسلام کی کوئی ادنےٰ سے ادنےٰ خدمت نہیں کر رہے بلکہ الٹا اسے نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ان کے نزدیک اب اسلام ان کی مرضی اور خواہش کا نام ہے۔ جس بات کو چاہیں۔ اسلام قرار دے لیں۔ اور جسے چاہیں اسلام کے خلاف کہدیں۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ ایک وقت جس بات کو اسلام کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ دوسرے وقت عین اسلام کہنے لگ جاتے ہیں۔

کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ خیر خواہان اسلام اس قسم کے مولویوں کے جھگڑوں سے عام مسلمانوں کو ... کریں۔ اور علماء کو اپنی اصلاح کے لئے مجبور کریں۔ اس پہلو میں جس قدر سستی کی جا رہی ہے۔ اسی قدر مسلمانوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس لئے جلد توجہ ہونی چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

اہدنا الصراط المستقیم کی دُعا

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۵ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مضمون امروزہ

میں آج اس مضمون کی طرف اپنی جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ جو سورہ فاتحہ کے اہم مضامین میں سے ہے۔ اور وہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کا مضمون ہے۔

ہدایت کیا ہے

ہدایت ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس کے بغیر دنیا میں کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انسان کے سامنے ہر وقت جو سفر درپیش ہے۔ وہ ایک ایسے مقام کا ہے۔ جس کی اسے اطلاع نہیں۔ پس ایک ایسے شخص کی مثال جو اپنے اس مقام کو نہیں جانتا جس کے لئے وہ سفر کر رہا ہے۔ بالکل اس شخص جیسی ہے۔ جسے یہ تو معلوم ہے۔ کہ مجھے میدان جنگ میں بھیجا جا رہا ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں۔ کہ کس جگہ کھڑا کیا جائے گا۔ وہ کسی سے پوچھ بھی نہیں سکتا۔ کہ مجھے کس جگہ کھڑا کیا جائے گا۔ کیونکہ دوسرے بھی تو اسی طرح کے ہوتے ہیں اور انہیں بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ خود انہیں کہاں کھڑا کیا جائیگا اس لئے اگر وہ ان سے اس کے متعلق پوچھے بھی تو وہ کچھ نہیں بتا سکتے۔ ہاں وہی اس کو بتا سکتا ہے۔ جس کے سپرد کام کا مقرر کرنا ہے۔

روحانی ترقیات کا مقام پوشیدہ ہوتا ہے

یہی حال روحانی امور کا ہے روحانی ترقیات کا مقام بالکل پوشیدہ ہوتا ہے۔ روحانی ترقیات کی غرض خدا تعالےٰ سے قرب اور اس سے وصال ہے اور چونکہ خدا کی ذات غیر محدود ہے۔ اور اس کے غیر محدود ہونے کے سبب ہم ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کہ فلاں کا فلاں مقام [illegible] نے لکھا ہے۔ کہ مرید کو پیر کے مقام کا پتہ نہیں ہوتا اور پیر کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ مرید کا کیا مقام ہے۔ اور یہی نہیں۔ بلکہ خود اس سے آگے بھی کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ ایک پیر کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ آگے کونسا مقام آنے والا ہے۔ پس جب ایک پیر اپنے متعلق بھی نہیں جانتا۔ کہ آگے کونسا مقام ہے۔ اور جب ایک نبی بھی نہیں جانتا کہ اسکے بعد کونسا مقام آنے والا ہے۔ جب ایک رہنما بھی نہیں جانتا کہ اس کے بعد میں نے کس مقام میں جانا ہے۔ جب ایک مجدد بھی نہیں جانتا کہ اب دوسرا کونسا مقام ہے۔ تو وہ کسی دوسرے کو کس طرح کسی اگلے مقام کا پتہ بتا سکتے ہیں۔ صرف خدا تعالےٰ ہی کی ذات ہے۔ جو ان مقامات کو جانتی ہے۔ جو انسان کے آگے آنے والے ہوتے ہیں اور وہی انکے لئے ہدایت بھی کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود انبیاء ہونیکے باوجود مجددین کے سلسلے اور صالحین کی جماعت کے موجود ہونیکے ہر مومن اھدنا الصراط المستقیم کہتا ہے۔ بلکہ ہر مجدد بلکہ ہر نبی بھی باوجود نبی ہونے کے کہتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ کیونکہ نبی بھی نہیں جانتا۔ کہ میرے آگے کیا مقام ہے۔ اور جب ایک نبی بھی اگلے مقام کو نہیں جانتا۔ تو دوسرے تو بالکل ہی اس کو نہیں جان سکتے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ عام لوگوں کے سوا صلحاء بلکہ مجددین بلکہ انبیاء کو بھی ہر قدم پر اھدنا الصراط المستقیم کہنا پڑتا ہے۔

رہنمائی خدا کی طرف سے آتی ہے

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ رہنمائی خدا کی طرف سے آتی ہے۔ اور ایک شخص اس کی رہنمائی سے ہی ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچتا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو خواہ وہ کتنے ہی بڑے مقام پر کیوں نہ ہو۔ یہی کہنا پڑتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ الٰہی تو ہی رہنمائی فرما۔ اور جو مقام ہمارے آگے ہے۔ اس تک تو آپ ہی پہنچا۔ یہ تمام ایسی چیزیں کہ جن کے متعلق بڑے سے بڑے انسان کو بھی پتہ نہیں ہوتا۔ کہ کیا ہے۔ اور کیسی ہیں مبہم۔ غیر معین اور غیر محدود شئے کی طرح ہیں۔ اور آئندہ ترقی کی بھی کوئی حد نہیں۔ انسان نہیں جانتا کہ اس قسم کی روحانی ترقیات کی آخری حد کونسی ہے سوائے اس کے کہ جو مقامات اعلےٰ سے اعلےٰ ہیں ان میں سے سب سے بڑا مقام خدا تعالےٰ کے قرب کا ہے اور کوئی بات نہیں جس سے وہ اگلے مقام کا اندازہ لگا سکے۔ ایسے نازک موقعہ پر سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے آگے جھکا جائے۔ اور اسی سے پوچھا جائے۔ کہ اب آگے کہاں جائیں۔

شریعت طب کی طرح ہے

حق تو یہ ہے۔ کہ اگر انسان کے دوسرے کام نہ ہوتے اور دوسرے واجبات اور فرائض ادا کرنا اس کے ذمے نہ ہوتے۔ تو وہ ہر وقت یہی کہتا رہتا۔ اھدنا الصراط المستقیم کیونکہ انسان میں ہر لحظہ تغیر پیدا ہوتا ہے اور اسے نہیں معلوم کہ اب اس تغیر کے بعد کیا کرنا ہے۔ اس کام میں شریعت بھی مدد نہیں کر سکتی۔ شریعت کی مثال طب کی طرح ہے۔ مگر طب کے موجود ہونے سے بیماری کا علاج تو نہیں آ جاتا۔ دوائیاں خدا نے پیدا کی ہیں۔ لیکن پھر بھی ایک شخص ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پھر طب یہ بھی نہیں بتا سکتی کہ فلاں دوائی قطعی اور یقینی طور پر فلاں مرض کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ یہ ہر روز مشاہدہ میں آتا ہے۔ کہ ایک دوائی ایک مریض کو فائدہ دیتی ہے اور دوسرے کو فائدہ نہیں دیتی۔ پس شریعت کی مثال طب کی سی ہے۔ صرف اس کے ہونے سے کوئی شخص ایک مقام سے دوسرے مقام تک ترقی نہیں کر سکتا۔ شریعت صرف اعمال کے متعلق امور ہی کرتی ہے۔ اور یہ روحانی حالات ہیں۔ اور روح چونکہ پوشیدہ ہے۔ اس لئے اس نے خود یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ اب یہ مرض ہے۔ اور اب اس کی دوا کی ضرورت ہے۔ اور یہ وہ بات ہے۔ جو انسانی عقل میں نہیں آ سکتی۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالےٰ کشف کے ذریعے یہ بات بتا دے یا کسی کی ذات میں ہی کوئی بات ایسی پیدا ہو جائے ورنہ صرف شریعت اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتی۔

تکبر عزازیل را خوار کرد

بعض لوگ جو اھدنا الصراط المستقیم کے اس نکتہ کو نہیں سمجھتے۔ وہ بڑے سے بڑے مقام پر پہنچ کر بھی گر جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ان کا قدم اتفاقی طور پر کسی ایسے مقام پر جا پڑتا ہے۔ جو درست ہوتا اور وہ ترقی کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے وہ غرور میں آ جاتے ہیں۔ کہ ہمیں اس نکتہ کا پتہ لگ گیا۔ اور پھر وہ دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ اب کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ ایسا شخص اھدنا الصراط المستقیم پڑھتا تو ہے۔ لیکن صحیح مفہوم کے ساتھ نہیں پڑھتا۔ اس لئے وہ کسی اچھے مقام پر پہنچ کر بھی گر پڑتا ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ ہر مقام پر گریہ وزاری کرے۔ اور ہر منٹ اور ہر لحظہ اور ہر حالت میں گریہ وزاری کر کے کہے۔ کہ اے خدا تو آپ ہی ہمیں صراط المستقیم دکھا۔ پس ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ وہ غرور نہ کرے اور نہ دھوکہ کھائے۔ کہ اب مدد کی ضرورت نہیں۔ بلکہ گریہ وزاری کرے اور خدا ہی سے مدد طلب کرے۔ اور جب وہ ایسا کرتا ہے۔ تب جا کر خدا اسے ہدایت دیتا ہے۔

عقل بھی بیکار ہے

بعض لوگ اپنی عقل سے دینی امور کو طے کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسا بھی نہیں ہوتا۔ اپنے فہم و فراست سے قرب خدا کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہاں عقل کچھ نہیں کر سکتی۔ علم کچھ نہیں کر سکتا۔ فلسفہ کچھ نہیں کر سکتا بلکہ خالی شریعت بھی کچھ نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی ان پر بھروسہ کرنے سے کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر خدا کے آگے انسان گریہ وزاری کرے اور اس کے آگے روئے کہ تو ہی بتا کس طرح عقل سے کام لوں۔ کس طرح علم سے کام لوں۔ کس طرح شریعت سے استنباط کروں۔ تب وہ فائدہ اٹھا سکتا ہے اور خدا تعالےٰ ایسے شخص کی رہنمائی فرماتا ہے۔ اور اسے صراط المستقیم پر چلاتا ہے۔

اپنی جماعت کو نصیحت

پس میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ دینی مسائل میں استدلال کرتے ہوئے اس بات کو مدنظر رکھیں۔ کہ خدا کی طرف سے ہی روشنی آتی ہے۔ اور جب تک اس کی طرف سے روشنی نہ آئے۔ تب تک نہ ہمارا علم کام دے سکتا ہے۔ نہ ہماری عقل کام دے سکتی اور نہ ہی ہماری کوئی اور طاقت کسی کام کو سنوار سکتی ہے پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ایسے موقعوں پر خدا کے ہی آگے گڑگڑانا چاہیئے۔ کہ وہ روشنی عطا فرمائے۔

ہر حالت میں اہدنا کی دعا

ہم اس معاملہ میں قرآن پر بھی توکل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ صرف قرآن کا ہونا اس بات کے واسطے کافی نہیں ہو سکتا۔ بیشک وہ ہادی ہے۔ مگر ان کے لئے جو اس سے ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ دیانندجی ساری عمر قرآن پر اعتراض ہی کرتے رہے۔ اور انہیں اس میں ایک بات بھی ایسی نظر نہ آئی۔ جو ہدایت دے سکتی ہو۔ پس قرآن ہدایت تو کرتا ہے۔ مگر ان کو جو صراط المستقیم پر چلنے کی کوشش کریں۔ پکڑ کر لوگوں کو اس راہ پر چلانا اس کا کام نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ قرآن نازل ہو گیا۔ مگر پھر بھی کہا جاتا ہے۔ کہو اھدنا الصراط المستقیم۔ باوجود صحبت صالحین میسر ہونے کے پھر بھی کہا جاتا ہے۔ کہو اھدنا الصراط المستقیم۔ باوجود سلسلہ مجددین کے پھر بھی کہا جاتا ہے کہو اھدنا الصراط المستقیم۔ باوجود ایماندار ہونے کے کہا جاتا ہے۔ کہو اھدنا الصراط المستقیم۔ باوجود حضرت نبی کریمؐ دنیا میں مبعوث ہو گئے مگر پھر بھی کہا جاتا ہے کہو اھدنا الصراط المستقیم باوجود آنحضرتؐ خاتم النبیین بن گئے۔ مگر پھر بھی کہا جاتا ہے کہو اھدنا الصراط المستقیم۔ اور جبکہ بڑے سے بڑے مقام پر پہنچ کر بھی ایک شخص کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ آگے کیا ہے اور کس طرح آگے پہنچا جائے۔ تو اس صورت میں سوائے اس کے چارہ ہی کیا ہے۔ کہ خدا ہی سے مدد مانگی جائے اور اسی کے آگے گریہ وزاری کی جائے۔ کہ تو آپ ہی ہمیں صراط المستقیم کی ہدایت فرما۔ پس جب تک خدا کی طرف سے ہدایت نہ آئے۔ کوئی شخص خواہ وہ کسی بڑے سے بڑے مقام پر ہی کیوں نہ کھڑا ہو۔ ایک قدم بھی آگے نہیں اٹھا سکتا اور نہ ہی کوئی اور شئے بجز خدا کی ذات کے اس کی مدد اور رہنمائی کر سکتی ہے۔ پس ہر حال میں انسان کو چاہیئے کہ وہ خدا ہی سے رہنمائی طلب کرے اور اسی سے مدد مانگے۔ اور کبھی بھی غرور نہ کرے۔ کہ میں نے فلاں بات کو پا لیا بلکہ جو کچھ ملا اس کو پا کر بھی تذلل و انکساری کو اختیار کرے۔ اور ہر وقت صراط المستقیم کی ہدایت کے لئے گریہ وزاری کرتا رہے۔

علماء و مبلغین جماعت کو نصیحت

پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کو اور خصوصاً علماء اور مبلغین کو چاہیئے۔ کہ ہمیشہ خدا پر سہارا رکھیں اور اسی کی مدد چاہتے رہیں اور اسی سے صراط المستقیم کی ہدایت طلب کرتے رہیں۔ کبھی اپنے علم۔ اپنی عقل اور اپنی طاقت پر گھمنڈ و غرور نہ کریں۔ کیونکہ نہ علم کچھ کر سکتا ہے اور نہ عقل۔ خدا ہی کی طرف سے ہوتا ہے جو کچھ ہوتا ہے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو ہرگز نہیں چاہیئے۔ کہ وہ کبھی خدا تعالےٰ کا دامن چھوڑیں بلکہ مضبوطی سے اسے پکڑ لیں۔ مدد اور صراط المستقیم کی ہدایت اور روشنی کے واسطے اسی کے آگے سر جھکائیں۔ اور ہر خوبی اسی کی طرف منسوب کریں۔ اسی پر بھروسہ رکھیں اور اسی پر توکل کریں۔ تا روحانی میدان میں ان کی ترقیات بڑھیں اور وہ صراط المستقیم پر چلتے رہیں۔

دعا

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ہمارا توکل اور بھروسہ صرف اسی کی ذات پر ہو۔ ہم غرور نہ کریں۔ ہم ہر ٹھوکر سے محفوظ رہیں۔ تاکہ اس کی راہ سے بھٹک نہ جائیں۔ اور ہم نہ صرف خود ہی ٹھوکر سے بچے رہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی بچا سکیں۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو روشنی عطا فرمائے۔ اور ہر وقت صراط المستقیم کی ہدایت دیتا رہے۔ آمین۔

شکریہ احباب

(از جناب مفتی محمد صادق صاحب)

عاجز کی اہلیہ مرحومہ کی وفات کی خبر پا کر دور و نزدیک سے کثیر التعداد احباب نے تعزیت کے خطوط ارسال فرمائے ہیں۔ مسٹر احمد کالی کٹ۔ حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی فاضل عبدالکریم صاحب۔ احمدیان مالابار۔ ڈاکٹر گوہر دین صاحب برہما۔ حاجی عبدالکریم صاحب کراچی۔ محقق صاحب دہلی نے تاروں کے ذریعہ سے اظہار ہمدردی کیا۔ بہت سے دوستوں نے اطلاع دی ہے۔ کہ ان کی جماعت نے نماز جنازہ ادا کی۔ اکثر دوستوں نے اپنے خطوط میں مرحومہ کی ان تکالیف کا ذکر کیا ہے۔ جو اس نے میرے ایام سفر یورپ و امریکہ میں گھر کا اکیلے انتظام کرنے میں اٹھائیں۔ اور بعض احباب نے ذاتی واقفیت کی بنا پر یا اپنے اہل بیت سے سن کر مرحومہ کے شریفانہ خصائل اور زہد و عبادت کا تذکرہ کیا ہے۔ میں ان خطوط اور تاروں کے جواب احباب کو نہیں دے سکا۔ مگر ان سب کو میں نے ایک مثل میں منسلک کر کے اپنے گھر کی میز پر رکھا ہوا ہے اور فراغت کے اوقات میں جب اس مونس جان کے فراق کا غم قدرتاً ستانے لگتا ہے۔ تب ان خطوط پر نظر ڈالنا غم کے دور ہونے کا موجب ہوتا ہے۔ اور میں ان محبان کرام کے واسطے دست بدعا ہوتا ہوں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے توفیق دی۔ تو مرحومہ کے حالات زندگی پر ایک رسالہ لکھوں گا۔ اس میں ان خطوط کے بعض اقتباسات بھی درج کروں گا۔ لہٰذا جواب نہ لکھ سکنے کے سبب میں آج اخبار کے ذریعہ سے سب تار دینے والوں اور خطوط لکھنے والوں اور جنازہ پڑھنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو اس ہمدردی کے صلہ میں اپنے نور اور معرفت سے وافر حصہ دے۔ سب اندھیرے دور ہوں۔ سب غم مفقود ہوں۔ اور سب مرادیں پوری ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کی پاک رضامندیاں حاصل ہوں۔ آمین۔ ثم آمین۔

سلسلہ کے اخبارات نور۔ فاروق اور الفضل کا بھی شکریہ ہے۔ کہ وہ مرحومہ کی علالت پر دعاؤں کی تحریک کرتے رہے۔ اور وفات پر مرحومہ کا ذکر اخبارات میں کیا۔ شاعر قادیانی نے رامپور سے مرحومہ کی تاریخ وفات پر چند قطعات لکھ کر بھیجے ہیں۔ جن کے اندراج پر میں اس مختصر مضمون شکریہ کو ختم کرتا ہوں۔

قطعہ

داخل جنت امام بی بی ہوئیں حمد گو
جو کہ تھیں آرام تن حضرت صادق کلام
آگئی ندا قبر پر یہ سن رحلت لکھو ۱۳۴۴
کز حیا ادخلی جنتی بی بی امام
۱۳۴۴

دیگر

چوں جدا شد محرم راز دلی خوش صفات
مفتی صادق ز ہجر و غم شدہ پر اضطراب
زد رقم اسے قادیانی سال تاریخ وفات
از سر غفا و خلد یہ کوثر شراب
غ خ ہ ک ش
۱۹۲۵

دیگر

حیف آں بی بی حضرت صادق عالی وقار
داغ ہجراں داد و خانہ کرد چوں ماتم سرا
قادیانی سن رحلت با امید خوش نگار
از سر داد ار و غفار و شفیع مصطفےٰ
د غ ش م
۱۳۴۴

حاجی الٰہی بخش صاحب مرحوم

حاجی صاحب بہت ہی مخلص احمدی تھے ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء میں بیعت کی تھی۔ اور تبلیغ کے ماسوا سلسلہ کی مالی خدمت بھی کیا کرتے تھے۔ زیرہ فیروزپور کی مسجد بھی آپ ہی کی کوشش سے تیار ہوئی۔ آپ نے وفات سے چند یوم پیشتر ایک سو روپیہ مسجد کے برانڈے کے لئے دیا۔ تبلیغ کا اس قدر جوش تھا۔ کہ مرض الموت میں بھی اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کرتے رہے۔ اور اپنے ایک رشتہ دار نمبردار کو جو آپ کی بیماری کے لئے آیا تھا یہ کہتے ہوئے جان بحق ہو گئے۔ کہ میں تو اب تم سے جدا ہو رہا ہوں۔

آریہ سماج کی ناقابل عمل عبادت

"اگنی ہوتر۔ ہون۔ ہوم یا دیو یگیہ۔ جو آگ میں ہوم کیا جاتا ہے۔ وہ دیو یگیہ کہلاتا ہے۔ براہمن گرنتھوں اور سمو سمرتی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس دیو یگیہ کے ٹھیک معنی ہوم یعنی اگنی ہوتر کے ہیں۔" اپدیش منجری مترجمہ سوامی شردھانند صفحہ ۱۵۵

رشی دیانند کی تحریر اور سوامی شردھانند کی تصدیق سے ہوم۔ ہون۔ اگنی ہوتر یا دیو یگیہ ہر چہار لفظ مترادف دکھلانے کے بعد ہم بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ہون یا ہوم آریہ سماج کے نزدیک کس قدر اہم اور ضروری فرض ہے:۔ سوامی دیانند زیر ہیڈنگ آہنک یعنی نتیہ کرم اور مکتی فرماتے ہیں:۔ "دوسرا روزانہ فرض دیو یگیہ ہے" اپدیش منجری صفحہ ۱۵۵ اور

"جس طرح ایشور کا حکم ہے کہ ہمیشہ سچ ہی بولنا چاہئیے نہ کہ جھوٹ اور جو شخص اس حکم کے خلاف عمل کرتا ہے وہ پاپی ہوتا ہے۔ اور ایشور کے قانون سے اُس کی سزا میں دکھ پاتا ہے۔ اُسی طرح ایشور نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ یگیہ کرنا چاہئیے۔ اس لئے جو شخص اس حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ وہ بھی پاپی ہو کر دکھ پاتا ہے۔" رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۳۵

"جو شخص یہ دونو کام (سندھیا اور ہون) صبح اور شام کے وقت نہ کرے اُس کو بھلے آدمی سب دوجوں کے کاموں سے باہر نکالدیں یعنی اُس کو شودر کی مانند سمجھیں۔" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۲۶

"ایسا ہی سورج نکلنے کے بعد اور اس کے چھپنے سے پہلے اگنی ہوتر کرنے کا وقت ہے۔" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۵

مندرجہ بالا حوالوں سے ہون۔ ہوم۔ دیو یگیہ یا اگنی ہوتر کی نہ صرف اہمیت اور عظمت ہی آریہ سماج کے مذہب کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔ بلکہ یہ بھی مثل آفتاب نیم روز روشن ہے۔ کہ ہر شخص پر روزانہ دن میں دو بار ہون کرنا فرض قطعی ہے۔ اور نہ کرنیوالا پاپی اور شودر ہے۔ اس کے بعد اب ہم اس ضروری روزانہ فرض کے کرنے کا طریقہ بھی بتلاتے ہیں۔ کہ اگنی ہوتر میں کن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

"اگنی ہوتر کرنے کے لئے ایک تانبے یا مٹی کی ویدی بنانی چاہئیے۔ اور لکڑی۔ چاندی یا سونے کا چمچا اور تھالی استعمال کرنی چاہئیے۔ ویدی میں ڈھاک یا آم وغیرہ کی لکڑی رکھکر آگ جلانی چاہئیے۔"

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۵۷

ہوم میں آہوتی دینے یعنی جلانے کی دیگر اشیاء "گھی۔ بادام۔ کشمش۔ کھوپرا۔ پستہ۔ مونگ پھلی چلغوزہ۔ چرونجی۔ چاول۔ جو۔ گیہوں۔ اُرد۔ موہن بھوگ لڈو۔ کھیر۔ کھچڑی۔ بھات۔ شکر۔ چینی۔ شہد۔ چھوارے کیسر۔ کافور۔ کستوری۔ اگر۔ تگر۔ چندن چورا۔ جائفل جاوتری۔ لوبان۔ گوگل۔ الائچی۔ جھرجھریلا۔ بالچھڑ ناگر موتھا۔ لونگ۔ گلوئے۔ اندرجو۔ کپور کچری۔ مکھانہ وغیرہ۔"

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۵۷ اور سنسکار ودھی صفحہ ۳۴

"ہر ایک آدمی کو سولہ سولہ آہوتی اور چھ چھ ماشہ گھی وغیرہ ہر ایک آہوتی کا اندازہ کم ازکم ہونا چاہئیے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے تو بہت اچھا ہے۔"

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۷

ناظرین مندرجہ بالا باتوں کو سامنے رکھ کر غور فرمائیں۔ کیا اس قدر سخت اور ناقابل عمل شرائط کے ساتھ ہون کرنا ہندوستانیوں سے ممکن ہو سکتا ہے۔ یا قطعاً ناممکن ہے۔ کیونکہ سوامی جی ہر ایک انسان کے لئے ۱۶-۱۶ آہوتی اور ۶-۶ ماشہ گھی کم ازکم لازمی قرار دیتے ہیں مہربانی سے ہمارے آریہ بھائی تمام سامگری کو چھوڑ کر کے ذرا صرف "کم ازکم گھی" کا حساب لگا کر دیکھیں۔ ۶-۶ ماشہ گھی ۱۶ مرتبہ ۱۶×۶=۹۶ ماشہ = ایک چھٹانک ۲ تولہ ایک وقت کے لئے۔ لہٰذا ۲ چھٹانک ۴ تولہ گھی دونوں وقت میں ایک آدمی کے لئے چاہئے چھٹانک فی روپیہ کے حساب سے ۵/ یومیہ کا ہوا۔ یعنی ہر ایک آریہ بھائی ۵/ روزانہ یا ۱۰/۱۲ ماہوار کا صرف گھی اگنی دیوتا کی بھینٹ چڑھائے۔ مگر یہ صرف ایک مرد کا حساب ہے۔ اب اگر کہیں اس کی شادی ہو چکی ہے۔ تو چونکہ ہندوستان کی عورتیں مردوں کی محنت مزدوری پر ہوتی ہیں۔ لہٰذا اس روزانہ فرض کے مختصر خرچ کو دگنا کرنا پڑیگا۔ یعنی ۲۱/۹ ماہوار ہوئے۔ پھر کہیں اگر دو چار بچے پیدا ہو گئے تب تو اُس بیکس غریب پر غضب ہی نازل ہو گیا۔ اور وہ بغیر پاپی ہوئے اور شودر بنے بچ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ہندوستانیوں کی شومی قسمت سے آمدنی محدود۔ مگر نجات کے لئے ہر ایک کو ہر حالت میں دن میں دو بار ہوم کرنا فرض قطعی۔

اور دیکھئے:۔

"جس طرح صبح وشام اوقات سندھی میں سندھیا اوپاسنا کریں۔ اسی طرح دونوں مرد عورت اگنی ہوتر بھی دونوں وقت ہمیشہ کیا کریں۔" سنسکار ودھی صفحہ ۲۹

یہاں ممکن ہے۔ کوئی ناواقفیت سے یہ قیاس کرسکے کہ مرد و عورت ایک ہی سامگری سے ہون کریں۔ تو کیا نقصان ہے۔ ان کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ نقصان صرف یہ ہے کہ رشی دیانند کی تعلیم کے خلاف ہے۔ انہوں نے صاف صاف تشریح فرما دی ہے کہ:۔

"(سوال) کیا ہوم کرنے کے بغیر پاپ ہوتا ہے؟

(جواب) ہاں۔ کیونکہ جس آدمی کے بدن سے جتنی بدبو پیدا ہو کر ہوا اور پانی کو بگاڑتی ہے۔ اتنا ہی پاپ اس آدمی کو ہوتا ہے۔ اس لئے اس پاپ کے دفع کرنے کی غرض سے ہوا اور پانی میں اُسی قدر یا اس سے زیادہ خوشبو پھیلانی چاہئیے۔" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۷

یہ حکم کوئی معمہ نہیں کہ کسی تشریح کا محتاج ہو کس قدر صاف اور صریح ہے۔ کہ چونکہ ہر ایک کے بدن سے پسینہ نکلتا ہے لہٰذا ہر ایک کو بدبو رفع کرنے کی ضرورت ہے۔ اور آریہ سماج کا یہ مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ

"جیسے پی ہوئی شراب۔ بھانگ یا کھائی ہوئی افیون کا نشہ دوسرے کو نہیں چڑھتا۔ ویسے ہی کسی کا کیا ہوا گناہ کسی کو نہیں لگتا۔ بلکہ جو کرتا ہے وہی بھوگتا ہے۔"

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۳۳

مطلب صاف ہے۔ کہ جس طرح سے کسی کی پی ہوئی شراب سے دوسرا بیہوش نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی پسینہ سے بدبو پیدا کر کے بیماری وغیرہ کا باعث بن کے پاپی ہو تو اُس کو کوئی غیر ہون کر کے نہیں رفع کرسکتا۔ بلکہ جو پاپ کریگا۔ وہی اس کو رفع کرے گا۔

پس ثابت ہوا۔ کہ اس روزانہ دو وقتہ فرض پر ہر ایک آریہ مرد کو جو بیاہا ہے کم ازکم ۲۱/۹ ماہوار کا صرف گھی اگنی دیوتا کی نذر کرنا قطعاً فرض ہے۔ اگر اسمیں کمی یا کوتاہی کریگا تو پاپی یا شودر ہو جائے گا۔ اور پاپی کی نجات ناممکن نتیجہ صاف ہے کہ کوئی شخص موجودہ زمانہ میں آریہ مذہب اختیار کر کے نجات نہیں پا سکتا۔ اور ایسا مذہب جس میں نجات ہی ناممکن ہو منجانب خدا کس طرح کہے جانے کے قابل ہو سکتا ہے؟

محمد ادریس خاں بدایون

افریقہ کیلئے کلرکوں کی ضرورت

افریقہ کے بعض سرکاری محکمہ جات میں انٹرنس پاس کلرکوں کی ضرورت ہے جو صاحب افریقہ ملازمت کرنا چاہیں۔ بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں انگریزی میں ٹائپ کرا کر یا لکھکر بمعہ نقول سارٹیفکیٹ کے دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ درخواست میں سرنامہ چھوڑ دیا جائے۔ صرف یہ لکھا جاوے "معلوم ہوا ہے کہ آپکے دفتر میں انٹرنس پاس کلرکوں کی ضرورت ہے۔ میں اپنے آپکو اس پوسٹ کیلئے پیش کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ" سرنامہ خود لکھکر منزل مقصود تک درخواستوں کو بھیج دیا جاویگا۔ درخواست میں اپنی عمر لکھنی ہوگی اگر کسی دفتر میں پہلے کام کیا ہو۔ تو سابقہ کام کے تجربہ کے متعلق سارٹیفکیٹ ہوں۔ ان کی نقل بھی بھجوا دیں۔

آئندہ "ہفتہ اطفال" کے انعقاد کی پنجاب میں طیاریاں

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۲۶ء میں پنجاب کے اندر "ہفتہ اطفال" ایک بڑے وسیع پیمانہ پر منایا جائے۔ ہر ایکسیلینسی لیڈی ریڈنگ جن کا اسم گرامی تحریک ہفتہ اطفال کے ساتھ ہمیشہ اس ملک کے لوگوں کو یاد رہیگا۔ آئندہ سال ہندوستان سے تشریف لے جائینگی۔ لیڈی ممدوحہ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ ان کی صدارت میں اس تقریب کا آخری مرتبہ منایا جانا اس امر کا یقین پر ور ثبوت ہونا چاہیئے۔ کہ ہفتہ اطفال کا سب سے اہم سبق یعنی ماؤں اور بچوں کی صحت و تندرستی کا خیال ہندوستان کے لوگوں کو بخوبی ذہن نشین ہو چکا ہے۔

پنجاب میں جو دو اس قسم کی تقریبیں اس سے پہلے ہو چکی ہیں۔ انہوں نے عام مسائل حفظان صحت اور بالخصوص بچوں کی صحت میں حزم و احتیاط کے بارہ میں پنجاب کے لوگوں میں بڑی وسیع بیداری پیدا کی ہے۔

آئندہ تقریب کے لئے جو "ہفتہ صحت" کی صوبجاتی کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ اس کی صدر ہر ایکسیلینسی لیڈی ہیلی ہونگی۔ آنریبل خان بہادر سر فضل حسین چیرمین ہونگے۔ اور لفٹننٹ کرنل سی۔ اے گل ڈائرکٹر صحت عامہ جنرل سکریٹری۔ مجلس انتظامیہ انعقاد تقریب کے لئے پروگرام کا مسودہ وضع کر رہی ہے۔ ایک تجویز اس مضمون کی در پیش ہے۔ کہ ہر ایک ضلع میں علیحدہ علیحدہ کمیٹی مقرر کی جائے جو "مقامی جماعتوں" کے نمائندوں اور ضلع کے بارسوخ اصحاب پر مشتمل ہو۔ صدر ضلع میں ایک عام جلسہ عوام کی شرکت عمل اور تائید حاصل کرنے کی غرض سے منعقد کیا جائے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ہر ضلع کے مشہور قصبات میں مقامی کمیٹیاں بنائی جائیں گی ؎

تجویز ہے کہ ہفتہ صحت میدانی علاقوں میں ہر ضلع کے صدر مقام میں مورخہ ۲۷ فروری بروز سنیچر سے لیکر ۵ مارچ بروز جمعہ تک منایا جائے۔ اور ضلع کے دیگر مقامات میں اس تاریخ کے بعد منایا جائے۔ اس تقریب کا صدر مقام ضلع میں دیگر مقامات ضلع سے پیشتر منایا جانا اس لئے ضروری ہے۔ کہ صدر ضلع کی نمائش صحت میں ضلع بھر کے اشخاص اور منتظمین کو شامل ہونے کا موقع مل سکے۔ اور جن اشیاء کی صدر میں نمائش کی جائے۔ وہ بعد ازاں ضلع کے دیگر قصبوں میں بھیجی جا سکیں۔ پہاڑی علاقوں میں یہ تقریب بسہولیت کے ساتھ غالباً ماہ اپریل میں یا ماہ مئی میں منائی جا سکیگی ؎

یہ امر مقامی کمیٹیوں کے اقتضائے رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ کہ مقامی ضروریات اور حالات کو مدنظر رکھ کر پروگرام میں جو ترامیم وہ مناسب سمجھیں کر لیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی زیر غور لایا گیا ہے۔ کہ اس تقریب سے ایک "تعلیمی میعاد" اس مطلب کے لئے مقرر کی جائے۔ کہ جس میں پردہ نشین خواتین کو زچگی اور بچوں کی بہبودی کے متعلق تربیت دی جائے اور مضامین صحت پر بالغ اشخاص اور سکول کے لڑکوں اور لڑکیوں کو لیکچر دئے جائیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ بڑے بڑے قصبوں میں ایک "نمائش صحت" منعقد کی جائیگی۔ جس کا ممتاز پہلو یہ ہوگا کہ وہاں ایک خاص شعبہ میں زچگی اور بچوں کی پرورش و خبرگیری کا نمائشی سامان رکھا جائے گا۔ انتظامیہ کمیٹی کی تجویز ہے۔ کہ آئندہ سال کی تقریب میں گھروں کی صفائی اور خاصکر تپ دق اور دیگر سینہ کی بیماریوں کے متعلق خصوصیت سے توجہ دی جائے۔ بچوں کی نمائش کا سوال سال گذشتہ کی طرح اب بھی مقامی کمیٹیوں کی رائے پر چھوڑا جائے گا۔ لیکن جو کمیٹیاں ایسی نمائش کا انتظام کرنا چاہیں صوبجاتی کمیٹی انہیں ہر قسم کی امداد دینے کے لئے تیار ہے ؎

صوبجاتی کمیٹی اس امر کو شدت سے محسوس کرتی ہے۔ کہ مقامی کمیٹیوں کو مذکورہ بالا سرگرمیوں کے علاوہ ایک خاص کام پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور کوئی کام اس سے موزوں تر نہیں ہو سکتا۔ کہ لوگوں سے چندہ کے لئے اپیل کی جائے۔ تاکہ ہفتہ اطفال کے اسباق۔ زچہ خانوں اور بہبودی اطفال کے مراکز کی صورت میں متشکل ہو سکیں۔ لہذا یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ مقامی کمیٹیاں ہفتہ صحت کے دوران میں چندہ فراہم کرنے کی تدابیر نکالیں۔ تاکہ بالترتیب ان کے حلقوں میں یا تو بہبودی اطفال کے مرکز قائم کئے جائیں۔ یا لیڈی چیمسفورڈ لیگ (پنجاب برانچ) کو جو صوبہ ہذا کی ماؤں اور بچوں کی بہبودی کے لئے کوشاں ہے۔ مالی عطیات کی صورت میں امداد دی جائے ؎

کتابوں۔ اشتہاروں۔ جادو کی لالٹینوں کی سلائڈوں فلموں۔ ڈراموں اور لیکچروں کے علاوہ ان تمام امور کے متعلق عنقریب تفصیلی اطلاعات شائع کی جائیں گی۔

اس موقعہ پر اتنا اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہفتہ اطفال کی قومی کونسل نے خاص نیا مسالہ مثلاً زچگی اور بہبودی اطفال کے متعلق نئی قسم کے پوسٹر "خوراک و صحت" اور "دانتوں کی صفائی" پر کتابیں تیار کی ہیں۔ نیز وہ اشیاء جو عورتوں کے لئے دوران زچگی میں ضروری ہیں۔ انہیں ایک مکمل نمونہ کی صورت میں تیار کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں "بچوں کے پیکٹ" بھی تیار کئے گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ سال ۱۹۲۶ء کا ہفتہ صحت گذشتہ تقریبوں سے بڑھ چڑھ کر کامیابی سے منایا جائے گا ؎

مقامی جماعتوں کے نام اور مقامی سکریٹریوں کے نام اور پتے جتنی جلدی ہو سکے لفٹننٹ کرنل سی۔ اے گل۔ آئی۔ ایم۔ ایس جنرل سکریٹری پنجاب ہیلتھ ویک کمیٹی (کمیٹی صحت پنجاب) لاہور کے نام ارسال کر دینے چاہئیں ؎

محصلین کے متعلق اعلان

یہ بات ایک عرصہ سے محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ جماعتوں کا نظام مستحکم کیا جائے۔ اور جو افراد تاحال کسی جماعت میں شامل نہیں ہیں ان کو جماعتوں میں شامل کر دیا جائے۔ نیز چندہ کا نظام باقاعدہ اور باشرح کیا جائے۔ اس کے لئے ذیل کے حلقوں میں ذیل کے محصل مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور امیر جماعت و سکریٹری صاحبان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ چندہ دن کے نظام کو باقاعدہ کرنے اور باشرح کرنے میں اپنے حلقہ کے محصل کی پوری امداد کریں گے محصلوں کو بعض ہدایات دی جا رہی ہیں۔ اس لئے امید ہے۔ کہ ان ہدایات پر عہدہ داران خصوصاً اور دوسرے افراد جماعت عموماً کاربند ہو کر ممنون احسان فرمائینگے ؎

نام حلقہ	نام محصل
قادیان۔ ضلع گورداسپور و امرتسر	مردخاں صاحب و بابا محمد حسن صاحب
گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ	حکیم فیروزالدین صاحب
پٹیالہ۔ لدہانہ۔ مالیرکوٹلہ۔ نابھ۔ جیند	مولوی محمد علی صاحب
ہوشیارپور۔ جالندھر۔ کپورتھلہ	سید محمد علی شاہ صاحب
لائلپور۔ شاہپور	سید علی اصغر شاہ صاحب
ملتان۔ منٹگمری۔ مظفرگڑھ۔ جھنگ۔ ڈیرہ غازیخاں	حافظ محمد حسین صاحب
فیروزپور۔ فریدکوٹ۔ لاہور	صوفی احمد علی صاحب
کشمیر	مولوی عبدالعزیز صاحب
راولپنڈی۔ گجرات۔ جہلم	منشی محمد عبداللہ صاحب گجراتی
ضلع میانوالی۔ کامل پور۔ ہزارہ۔	سید محمد شاہ صاحب

عبدالمغنی ناظر بیت المال

کے موقعہ پر نو ایجاد میدہ کی سیویاں بنانے کی آہنی و پیتل کی پالش شدہ مشین کے خریدنے والے احباب کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ وہ دارالامان تشریف لاتے ہی تعداد مطلوبہ مشین سیویاں سے مطلع فرماویں تا ایسا نہ ہو کہ بروز روانگی بوجہ اختتام سٹاک انکو مشین سیویاں نہ مل سکے۔

ہینڈل

بچہ چلا سکتا ہے

میدہ

چابی

سیویاں

منٹوں میں سیروں سیویاں
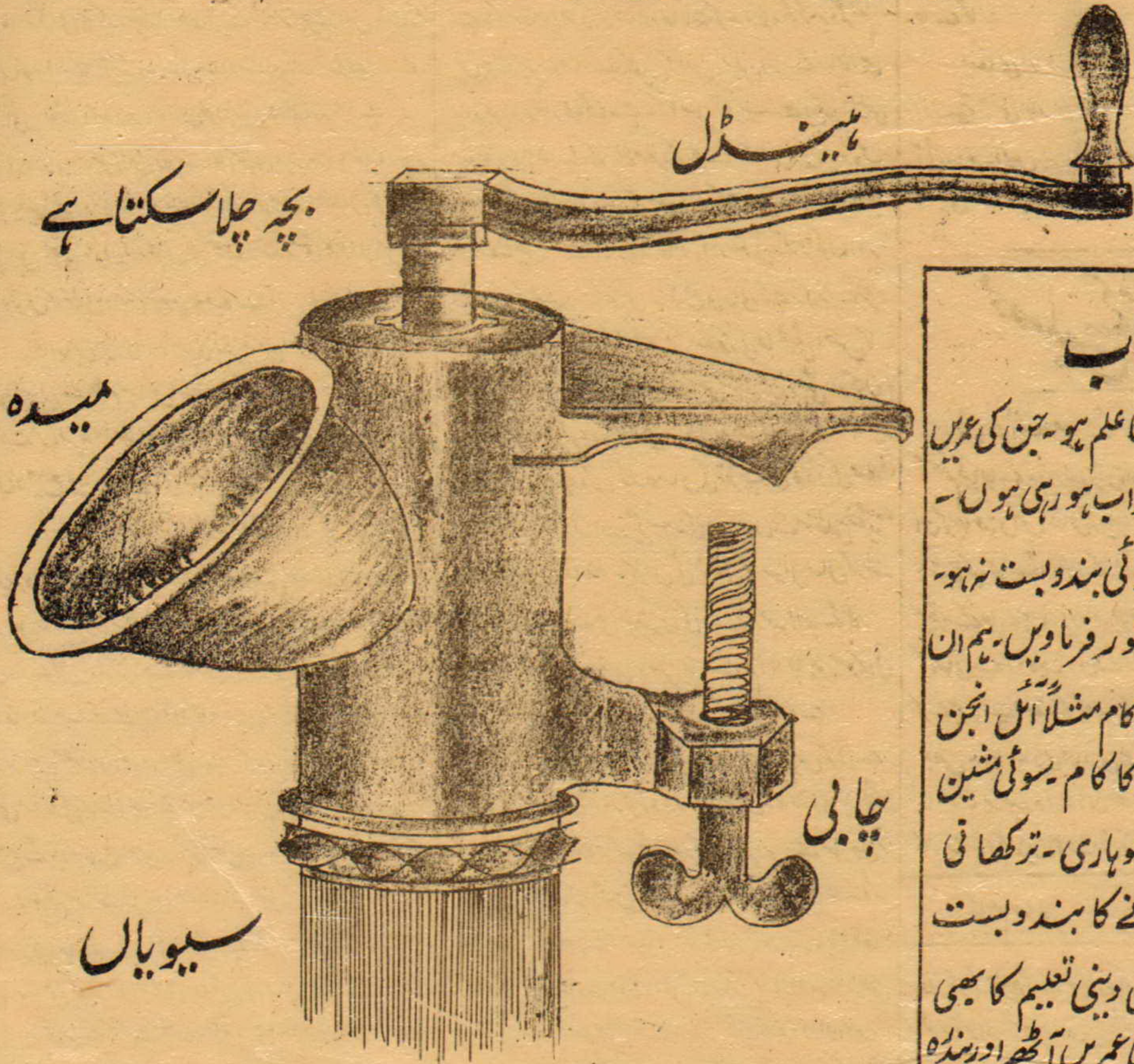
جن احباب

کو ایسے احمدی یتامی کا علم ہو۔ جن کی عمریں بوجہ مفلسی و ناداری خراب ہو رہی ہوں۔ اور ان کے گذران کا کوئی بندوبست نہ ہو۔ وہ ہمیں مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ ہم ان یتامی کو مختلف صنعتی کام مثلاً آئل انجن چلانا۔ نکل (پالش) کا کام۔ سوئی مشین کی مرمت۔ ڈھلائی۔ لوہاری۔ ترکھانی وغیرہ کے سکھانے کا بندوبست کرسکتے ہیں۔ نیز ان کی دینی تعلیم کا بھی انتظام ہوگا۔ بچوں کی عمریں آٹھ اور پندرہ برس کے درمیان ہونی چاہئیں ٭

ایجنسی لیکر معقول فائدہ اٹھائیں } جو دوست نو ایجاد مشین سیویاں کی ایجنسی لے کر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کمیشن کا فیصلہ کر سکتے ہیں ٭

مینجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان پنجاب

رشتہ کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پورانے مخلص احمدی کی لڑکی موسومہ بی بی امۃ السلام عمر تخمیناً تیرہ ۱۳ سال۔ قرآن شریف وار دو خواندہ مگر اردو تھوڑا۔ امور خانہ داری سے واقف کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ صاحب اخلاق شریف النسب صاحب روزگار یا صاحب ملازمت تنخواہ ایک سو روپیہ تک ماہوار پاتے ہوں۔ قوم کے شیخ ہوں یا قریشی۔ مغل ہوں۔ قوم شیخ کو ترجیح چنیوٹ۔ لاہور۔ امرتسر کے علاقہ میں تشریف رکھتے ہوں

المشتہر

شیخ نقا محمد احمدی ساکن چنیوٹ حال وارد لاہور۔ خط و کتابت معرفت میاں گلزار محمد احمدی لیدر مرچنٹ آگرہ ہو

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

فرم جسونت رام سکھ دیال بذریعہ جسونت رام ولد مولچند کھتری سکنہ ماڑی شاہ سنجرہ تحصیل جھنگ مدعی بنام ریاض حسین

دعویٰ مبلغ مالیتی ۵۰ روپے بروئے ہی

اشتہار بنام ریاض حسین شاہ ولد شاہ حسین ذات سید ماڑی شاہ سنجرہ تحصیل جھنگ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مورخہ ۲۳/۱۲/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی

تحریر ۹/۱۲/۲۵

مہر عدالت دستخط حاکم

ہندوستان کی خبریں

——— الہ آباد۔ ۳ر دسمبر۔ اس امر کے قرائن ظاہر ہو رہے ہیں کہ افغانستان میں روسیوں کا نفوذ اثر آہستہ آہستہ برابر بڑھ رہا ہے تار برقی کا سلسلہ اب تک برابر قائم کیا جا رہا ہے۔ روسی ایجنٹوں کی روز افزوں تعداد افغانستان میں داخل ہو رہی ہے سال رواں کے اختتام تک امید کی جاتی ہے کہ چوڑی پٹڑی کی روسی ریل ترکستان میں ترمذ تک مکمل ہو جائے گی۔ ترمذ کابل سے دو سو میل کے فاصلہ پر روسی سرحد کی طرف واقع ہے۔ اور یہ یقین کرنے کے وجوہ موجود ہیں۔ کہ روسی حکومت ترمذ کو ایک فولادی راستہ کے ذریعہ افغانی دارالسلطنت سے ملا دینا چاہتی ہے ؂

——— لاہور۔ ۱۰ر دسمبر۔ مسٹر عبد اللہ یوسف علی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور آل انڈیا تنظیم کانفرنس کے صدر ہونگے۔ جو کہ ۲۹ر دسمبر کو علی گڑھ میں منعقد ہو گی ؂

——— پشاور ۹ر دسمبر۔ خیبر ریلوے کے قرب و جوار میں نیم آزاد علاقہ کے جنگلی قبائل میں گذشتہ ماہ سے خطرناک خانہ جنگی شروع ہے۔ چونکہ طرفین کھلم کھلا جنگ نہیں کرتے۔ اس لئے ابھی تک زیادہ کشت و خون کی نوبت نہیں پہنچی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہندوستانی حکومت کے پولٹیکل افسر طرفین میں صلح و صفائی کی کوشش کر رہے ہیں۔ مقتولین میں کئی عورتیں بچے اور مویشی شامل ہیں ؂

——— لاہور ۱۱ر دسمبر۔ پنجاب کونسل نے آج ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کی تجویز التوا منظور کر لی۔ جنہوں نے یہ تجویز اس بنا پر پیش کی تھی۔ کہ جب لالہ بودھ راج ممبر کونسل منٹگمری جیل دیکھنے کے لئے گئے تھے۔ تو دو قیدیوں نے ان پر کیچڑ اور گندہ پانی پھینکا۔ سر جان مینارڈ نے اس پر گورنمنٹ کی طرف سے اظہار ہمدردی کیا۔ اور یہ اطلاع دی۔ کہ ان قیدیوں کے خلاف سخت کارروائیاں کی جا رہی ہیں ؂

——— لاہور۔ ۱۱ر دسمبر۔ خواجہ عبد الصمد صاحب سب جج پنجاب گورنمنٹ کے احکام کے ماتحت سرکاری ملازمت سے برطرف کر دیئے گئے ہیں ؂

——— مدراس۔ ۱۱ر دسمبر۔ شدید بارش کی وجہ سے ریلوے لائن شکست ہو گئی۔ اور گاڑیوں کی آمد و رفت میں التوا پیدا ہو گیا ہے ؂

——— لاہور۔ ۱۱ر دسمبر۔ آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے سردار بودھ سنگھ کی یہ تحریک پاس کر دی۔ کہ جدید گوردوارہ ایکٹ کے ماتحت الکشن کے اخراجات کے لئے جو ضمنی مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس میں ایک روپیہ کی کمی کی جائے۔ کیونکہ گورنمنٹ نے سکھ قیدیوں کو ابھی تک رہا نہیں کیا ہے۔ سر جان مینارڈ نے گورنمنٹ کی طرف سے کہا۔ کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے ؂

——— آل انڈیا آریہ سوراجیہ سمیلن کا تیسرا اجلاس کانپور میں زیر صدارت مسٹر ٹی۔ ایل۔ دسوانی منعقد ہونے والا ہے۔ جس میں اس مضمون پر بھی بحث ہو گی۔ کہ مسلمانوں کے اتحاد عمل کے بغیر بھی سوراجیہ حاصل کر لینا ممکن ہے۔

——— ۳۰ر نومبر کو الور کے مجسٹریٹ اور پولیس انسپکٹر جنرل نے اپنے کئی افسروں سمیت اتفاقیہ الور آریہ سماج کا مندر گھیر لیا۔ پولیس تلاشی میں کچھ کتابیں اور دیگر متفرق رجسٹر اٹھا کر لے گئی۔ اور آریہ سماج کے سیکرٹری لالہ درگا پرشاد کو گرفتار کر کے حوالات میں دیدیا۔ انہیں ضمانت پر چھوڑانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ضمانت نامنظور ہوئی ؂

ممالک غیر کی خبریں

(ﷺ)

——— پیرس۔ ۹ر دسمبر۔ بیروت کا برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ دمشق میں چند ترکوں کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ باغیوں سے سازباز کرتے تھے ؂

——— سابق منتری آریہ سماج کلکتہ جو عرصہ ایک سال سے لنڈن میں مقیم ہیں۔ گریز ان روڈ ڈبلیو سی جے لنڈن میں ایک عمارت معہ ایک دکان کے خریدنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب وہاں آریہ سماج کے ہفتہ وار اجلاس باقاعدہ منعقد ہوں گے ؂

——— لنڈن ۹ر دسمبر۔ دارالعوام میں سوال و جواب کے وقت کمی اقتدار پسند ارکین نے مسٹر بالڈون کو برطانیہ اور عراق کے تعلق کے مسئلہ پر سوالات کی بوچھاڑ کر کے گھیرا دیا۔ وزیر اعظم نے ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے ۱۹۲۲ء کے معاہدہ سے عراق میں برطانی پالیسی کو دوہرایا۔ آپ نے اس بات کی تردید کی۔ کہ موجودہ معاہدہ کی میعاد گذر جانے کے بعد ہمیں ۲۵ سال تک اور عراق کی حفاظت کرنے کا کام کرنا پڑے گا۔ آپ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ جنیوا کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیئے ؂

——— سیکرٹری صاحب مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ :۔

جدہ سے نہایت معتبر ذریعہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ مدینہ منورہ کے باشندوں نے پر امن طریقے پر شہر کو (سلطان ابن سعود کے) حوالہ کر دیا ہے اور اہل جدہ بھی جدہ کی حوالگی کے متعلق گفت و شنید کر رہے ہیں ؂

——— کوپن ہیگن۔ ۱۰ر دسمبر۔ دولت ترکیہ نے روہربا کشن کمپنی کو ۵۰ جنگی ہوائی جہازوں کی تیاری کا حکم دیا ہے۔ یہ طیارے ایک ایک نشست والے ہونگے۔ ان میں ۵۰۰ گھوڑوں کی طاقت والے انجن لگائے جائیں گے۔ اور ہر طیارہ ۳۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار کی پرواز رکھے گا ؂

——— ریاست روا (امریکہ) میں ایک نیا قانون پاس کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے ایک لاکھ آدمیوں کو شادی کے ناقابل قرار دیا گیا ہے۔ دماغی بیماریوں کے ہسپتال کے تمام مریضوں کی ایک فہرست تیار کی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی کمزوروں کو بھی اس زمرہ میں شمار کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کی ایک ایک فہرست ریاست کے تمام پادریوں کو دی جائے گی اور انہیں حکم دیا جائے گا۔ کہ وہ ان کی شادی نہ کریں ؂

——— لنڈن ۱۳ر دسمبر۔ مدینہ (منورہ) پر وہابی فوجی قبضہ کی سرکاری تصدیق یہاں ہو گئی ہے۔ سلطان ابن سعود کی فوجیں ۵ر دسمبر کو شہر میں داخل ہوئی تھیں ؂

——— یروشلم۔ ۹ر دسمبر لشکر فرانس کی تجویز یہ تھی۔ کہ باغیوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا جائے۔ باغی فرانسیسیوں کی تجاویز کو بھانپ گئے۔ اس ضمن میں یہاں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے عیاں ہوتا ہے۔ کہ باغی لبنان کو خالی کر رہے ہیں۔ اور دمشق اور ریاق کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ صورت حالات کے خطرناک ہو جانے کی وجہ سے موسیو جو دینال نے دمشق میں آنے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ بعلبک اور حمص پر دروزیوں کا دباؤ پیہم جاری ہے۔ اس دباؤ کی وجہ سے بعلبک اور حمص کے رہنے والے مغرب کی طرف بھاگ رہے ہیں ؂

——— لنڈن ۹ر دسمبر۔ اخبار نیشنل نیوز کو جنیوا سے ایک پیغام موصول ہوا ہے۔ جس میں مرقوم ہے۔ کہ تصفیہ موصل کی کمیٹی متفقہ فیصلہ کے حصول میں ناکام رہی۔ لہذا اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک قرارداد کا مسودہ پیش کیا جائے جس کی رو سے برطانیہ عظمےٰ اور ترکی کو دعوت دی جائے گی۔ کہ وہ باہمی طور پر براہ راست گفت و شنید کے ذریعہ سے اس قضیہ نامرضیہ کا فیصلہ کرنے میں مساعی ہوں ؂

——— لنڈن ۱۱ر دسمبر۔ فیلتس جرائد مسئلہ تخفیف اسلحہ پر بیش از بیش زور دے رہے ہیں۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم روما رقمطراز ہے کہ اگرچہ اطالیہ تخفیف اسلحہ کیلئے جو بھی کوشش کی جائے اس کو کامیاب بنانے پر آمادہ ہے لیکن مسئلہ مذکور پر بحث سے پیشتر چند ایسے نکات ضرور پیش کرنا چاہتا ہے۔ جو اطالیہ پر اثر ڈالتے ہیں۔ انگریزی ڈی رومیہ لکھتا ہے آبدوز کشتیوں اور ہوائی جہازوں کی تعداد کم کر دینے کے متعلق جو جہاد کیا جا رہا ہے۔ وہ اطالیہ کے مفاد کے منافی ہے۔ اپنے بچاؤ کیلئے جو تدابیر اطالیہ نے تجویز کی ہیں۔ وہ ہوائی فوج۔ آبدوز کشتیوں اور ہلکے اور سبک رو جہازوں پر مبنی ہے ؂

(منشی عبدالرحمن صاحب پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا)